REGD No. L.5259

121

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم جمعہ
۱۳ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶/۱۱ | ۶ فتح ۱۳۳۶ ہش | ۶ دسمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۸۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ احباب کو علم ہے "تفسیر صغیر" کے سلسلہ میں مسلسل محنت اور ساتھ کے ساتھ سلسلہ کے دیگر امور سرانجام دینے کا حضور کی صحت پر اثر پڑا ہے۔ اور اب جلسہ سالانہ بھی قریب آرہا ہے۔ جس میں حضور کو اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ اس لئے احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور کی صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ حضور کا وجود خدا تعالے کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ جس کی ہمیں قدر کرنی چاہیئے۔ اور دردِ دل سے حضور کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہنا چاہیئے

زیر انتداب ممالک کے لئے آزادی کی معین تاریخ مقرر کرنے کا مطالبہ

اقوام متحدہ کی "ٹرسٹی شپ" کمیٹی میں پانچ طاقتوں کی طرف سے ایک قرارداد

نیویارک ۵ دسمبر۔ پانچ طاقتوں کی طرف سے اقوام متحدہ میں ایک قرارداد پیش کی گئی ہے۔ جس میں جنرل اسمبلی سے کہا گیا ہے کہ وہ برطانیہ فرانس اور بیلجیم کو ہدایت کرے۔ کہ یہ ممالک اپنے زیر انتداب ممالک کو جلد از جلد آزاد کرنے کے لئے آزادی کی معین تاریخوں کا اعلان کردیں۔ تاکہ ان تاریخوں پر انہیں لازمی طور پر آزادی مل جائے

یہ قرارداد جنرل اسمبلی کی "ٹرسٹی شپ کمیٹی" میں برما گوئٹے مالا ہندوستان شام اور ایک اور ملک کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ گزشتہ ماہ فروری میں جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی تھی۔ جس میں برطانیہ فرانس اور بیلجیم پر زور دیا گیا تھا۔ کہ وہ ایسے اقدامات عمل میں لائیں۔ جن سے زیر انتداب ممالک جلد از جلد آزاد ہو سکیں۔ نیز ان سے کہا گیا تھا۔ کہ وہ آزادی کی تاریخ کا بھی اندازہ لگائیں۔ کہ کس تاریخ تک وہ اقتدار منتقل کرسکیں گے

نئی قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ بعض زیر انتداب علاقوں کے بارہ میں ان ممالک نے ابھی تک معین تاریخوں کا اعلان نہیں کیا ہے۔ انہیں ایسا کرنے پر مجبور کیا جائے
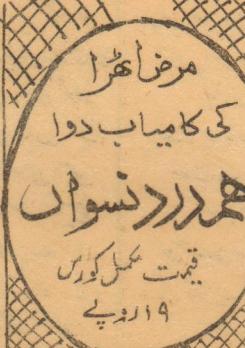
"عوام کی مایوسی جمہوریت کیلئے خطرناک ہے"

سید امجد علی کی طرف سے پسماندہ ملکوں کیلئے مزید اقتصادی امداد کی اپیل

نئی دہلی ۵ دسمبر۔ وزیر خزانہ سید امجد علی نے کہا ہے کہ جمہوریت اور پارلیمانی طرز حکومت کے استحکام کے لئے نو آزاد ملکوں کے عوام کی اقتصادی آزادی بہت ضروری ہے۔ آپ نے تنبیہ کی کہ عوام کی مایوسی جمہوریت کے مستقبل کے لئے سخت خطرناک ہے

وزیر خزانہ دولت مشترکہ کی پارلیمانی ایسوسی ایشن کی کانفرنس میں پاکستانی وفد کے لیڈر کی حیثیت سے تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے کہا اگر آزاد ملکوں کے عوام کی اقتصادی حالت بہتر نہ بنائی گئی۔ اور ان کے رہن سہن کا معیار بلند نہ کیا گیا۔ تو ان میں مایوسی پھیل جانا یقینی ہے۔ اور وہ دن ساری دنیا میں جمہوریت کے لئے بہت بُرا ہوگا جب عوام میں مایوسی پھیلے گی۔ سید امجد علی نے مزید کہا کہ جن ملکوں کے پاس وسائل کی کمی نہیں انہیں دولت مشترکہ کے کم ترقی یافتہ ملکوں کو مزید اقتصادی مدد دینی چاہیئے

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو انفلوئنزا کا پھر ہلکا سا حملہ ہوا ہے۔ اور تمام جسم میں درد ہے۔ اور اعصابی بے چینی بھی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

— حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے صحت کی طرف ترقی کر رہی ہے۔ لیکن رفتار سست ہے۔ کل پھر قدرے درد کی شکایت ہوگئی تھی جو آج خدا تعالے کے فضل سے دور ہو چکی ہے۔ احباب صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں

— لاہور ۵ دسمبر۔ مکرم مولوی رحمت علی صاحب کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ کل بھی زخم میں درد کی شکایت رہی۔ زخم میں کچھ پیپ پڑ گئی ہے۔ دل کی حالت بہت کمزور ہے اجابت انیمہ کے بغیر نہیں ہوتی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

مجلس انصار سلطان القلم کا اجلاس

مجلس انصار سلطان القلم قیادت ربوہ کا اجلاس آج بروز جمعرات مورخہ ۵ دسمبر بوقت ۴ بجے سہ پہر کمیٹی روم تحریک جدید میں منعقد ہوگا۔ پروگرام حسب ذیل ہے۔

مقالے۔ مکرم پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب۔ مکرم جناب حسن محمد خان صاحب عارف

اشعار۔ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب۔ مکرم پروفیسر صاحبزادہ ابوالحسن صاحب قدسی

اصحاب ذوق سے شمولیت کی درخواست ہے (سیکرٹری)

امریکہ کا پہلا مصنوعی سیارہ

نیویارک ۵ دسمبر۔ امریکہ اپنا پہلا مصنوعی سیارہ کل رات دس بجے فضا میں چھوڑنے والا تھا یہ سیارہ چھ انچ کا ہوگا۔ اور اسے بائیس ہزار پونڈ وزنی راکٹ کے ذریعہ زمین سے ۳۰۰ میل کی بلندی پر پہنچایا جائے گا۔ اس سیارہ میں ایک ریڈیو ٹرانسمیٹر بھی نصب ہے۔ یہ ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرے گا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۵۷ء

محدثیت اور امتی نبوت

(۲)

پیغام صلح آگے لکھتا ہے کہ

"الفضل کو یہ کڑی کا جالا بننے کی ضرورت اس لئے پیش آئی ہے کہ حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی میں یہ لکھا ہے :-

"یہ کس قدر ظلم ہے جو نادان مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں بنی اسرائیل کے نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہوں گے۔ اور ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا اور ایک پہلو سے امتی وہی مسیح موعود کہلائیگا"

کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ "ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی" کا مفہوم محدثیت سے علیحدہ ہے ؟ یا اس کا یہ مطلب ہے کہ مسیح موعود کا انبیاء بنی اسرائیل کے زمرہ میں شامل نہیں ؟ یہ دونوں باتیں صحیح نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کو محدثین اور اولیائے امت میں ایک خاص شان اور فضیلت حاصل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ حدیث میں آنے والے مسیح کو نبی کا نام دیا گیا۔ جو دوسروں کو نہیں دیا گیا"

(پیغام صلح ۲۰ نومبر ۱۹۵۷ء)

یہ مثال سراسر غلط ہے۔ ہر شیر تکوینی طور پر بہادر ہوتا ہے کم از کم ہم اس کو فطرتاً بہادر سمجھتے ہیں۔ اس لئے جب بہادری کی وجہ سے کسی بشر کو شیر کا نام دیا جاتا ہے۔ تو اس سے محض "بہادری" میں اشتراک ہوتا ہے۔ ورنہ بشر بشر ہی رہتا ہے۔ لیکن اس کے خلاف ہر بشر تکوینی طور پر نبی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ شخص نبی ہوتا ہے جس کو اللہ تعالےٰ نبی کہتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ جب کسی کو نبی بناتا ہے تو اسی وقت اس کو نبی کہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے علم میں جو چیز ہوتی ہے۔ وہ حتمی ہوتی ہے۔ نبوت کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ

انسان ایک انسان میں بہادری کا وصف دیکھ کر اسکو شیر کہہ دیتا ہے۔ حالانکہ وہ رہتا بشر ہی ہے لیکن اللہ تعالےٰ جب کسی بشر کو نبی کہتا ہے، تو وہ اس میں نبوت کے آثار دیکھ کر نبی نہیں کہتا بلکہ چونکہ وہ خود اسکو نبی بناتا ہے۔ اس لئے وہ اس کو نبی کہتا ہے۔ البتہ انبیاء علیہم السلام چونکہ بشر بھی ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی اس میں ایک گہری حکمت بھی ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اجتہادی غلطی کھا سکتے ہیں۔ اس کی سینکڑوں مثالیں انبیاء علیہم السلام میں ملتی ہیں درا صل ایسی غلطیاں بھی چونکہ اللہ تعالےٰ کی حکمت پر مبنی ہوتی ہیں۔ ان کو ہم غلطی نہیں کہہ سکتے۔ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو ہر احمدی اچھی طرح سمجھتا ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی جا بجا وضاحت فرمائی ہے۔ اس لئے پیغامیوں کی طرح جو لوگ مختلف اقوال کے ٹکڑے لے کر مکڑی کا جالا بنتے ہیں۔ وہ یا تو خود فریب خوردہ ہیں یا عمداً فریب دیتے ہیں۔

جب اللہ تعالےٰ کے کلام میں آپ کو نبی اور رسول کہا گیا ہے۔ تو اس کا مطلب یہی ہے۔ کہ حقیقت وہی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے کلام سے واضح ہوتی ہے ؛ اللہ تعالےٰ نے آپ کو نبی اور رسول فرمایا ہے محدث کہہ کر کہیں نہیں خطاب کیا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہ تصرف الٰہی امتی نبوت کا مفہوم بتدریج واضح فرمایا ہے۔ امتی نبوت چونکہ محدثیت سے ملتی ہے۔ اس لئے اس کا مفہوم واضح کرنے کے محدثیت سے دلایا گیا۔ کیونکہ امت میں محدثیت کا تصور پہلے موجود تھا۔ اللہ تعالےٰ کے نزدیک امتی نبوت کا تصور بتدریج اجاگر کرنے کے لئے یہی آسان ترین طریقہ تھا۔ اور عقل بھی اسی کی تائید کرتی ہے۔ پیغامی دوست بھی یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوا امت میں کسی کو نبی اور رسول کا نام نہیں دیا گیا۔ یہی چیز ہے جو امتی نبوت کو محدثیت سے ممتاز کرتی ہے۔

پھر سیدھی بات تو یہ ہے کہ ایک شخص کو اللہ تعالےٰ نبی اور رسول کہہ کر خطاب کرتا ہے۔ اس کو کمالات نبوت سے بھی سرفراز فرماتا ہے۔ اور پھر وہ مامور من اللہ بھی ہے۔ یعنے اللہ تعالےٰ کے امر سے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے۔ ایسے شخص کو محدث کہہ کر غیر نبی کہنا معلوم نہیں کہاں کی منطق ہے۔ البتہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امتی نبی ہیں یعنے آپ کا دعوےٰ ایسی نبوت کا ہے۔ جو امت محمدیہ کے اندر کا معاملہ ہے جس کے نہ ماننے سے کوئی مسلمان امت محمدیہ سے خارج نہیں ہوتا۔ اسکے تمام سیاسی اور معاشرتی حقوق وہی رہتے ہیں۔ جو اسلام ایک مسلمان کو دیتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ سے اسکا معاملہ جداگانہ حیثیت رکھتا ہے ؛

جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ہوگا

جماعت ہائے احمدیہ اور دوسرے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق امسال بھی جماعت احمدیہ پاکستان کا گیارھواں سالانہ جلسہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ ربوہ میں منعقد ہوگا ؛

(ناظر اصلاح و ارشاد)

تقریب ولیمہ

ربوہ ۳ دسمبر۔ کل بعد نماز مغرب مکرم چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال اول کے بیٹوں بشارت احمد صاحب اور سعادت احمد صاحب کی دعوت ولیمہ عمل میں آئی جس میں دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی ازراہ کرم شرکت فرمائی۔

بشارت احمد صاحب کا نکاح مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۵۵ء کو ناصرہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری بوٹے خان صاحب علی پور ضلع مظفر گڑھ سے ہوا اور تقریب رخصتانہ ۳۰ نومبر کو عمل میں آئی

سعادت احمد صاحب کا نکاح یکم دسمبر کو سعیدہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم کاٹھ گڑھی کے ساتھ ہوا، اور اسی دن رخصتانہ کی تقریب ہوئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ دونوں شادیاں فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین

ایک صاحب کے دس سوالوں کے جوابات

(از مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری)

(قسط نمبر ۱)

ذیل کے سوالات ایک صوفی مشرب نے ارسال کئے۔ جو جوابات کے لئے نظارت اصلاح و ارشاد کی معرفت میرے سپرد ہوئے۔ ان سوالات کے جوابات افادہ عام کے لئے درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

سوال اول:- جب اصل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا وارث صلبی بیٹا نہیں بنایا گیا۔ تو ظل یعنی مسیح موعود کے فیضان کا وارث صلبی بیٹا کیسے ہو سکتا ہے؟

جواب:- چونکہ اصل یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرزند جسمانی بموجب آیت ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم بلوغت کی عمر کو نہ پہنچا اس لئے اصل کا کوئی صلبی فرزند وارث نہ ہو سکا۔ اگر اصل کا صلبی فرزند زندہ رہتا اور بلوغت کی عمر کو پہنچ جاتا۔ تو اس کا وارث ہونا ممتنع نہ تھا بلکہ ممکن تھا اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی وفات پر فرمایا:

لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیا۔

(ابن ماجہ) کہ ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور صدیق نبی ہوتا۔ بس صرف صاحبزادہ ابراہیم کی وفات اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وارث ہونے میں روک ہوئی ہے ورنہ زندہ رہنے کی صورت میں اس کے وارث ہونے کا قوی امکان تھا کیونکہ وہ اپنی استعداد فطریہ کے لحاظ سے بموجب حدیث نبوی نبی بننے کی صلاحیت رکھتا تھا۔

حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں

لو عاش ابراھیم وصار نبیاً و کذا لو صار عمر نبیاً لکانا من اتباعہ علیہ السلام (موضوعات کبیر ص ۵۸)

یعنی حضرت ابراہیم یا حضرت عمر نبی ہو جاتے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی سے نبی بنتے۔ گویا آپ کے ظل ہوتے اس سے ظاہر ہے کہ ہر نبی یا مامور کا وارث ہونے کے لئے اصل شرط روحانیت اور استعداد فطری ہے نہ کہ جسمانی یا صلبی رشتہ۔ لہٰذا اگر پہلے انبیاء کے وارث ان کے صلبی بیٹے ہوتے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ سے روحانی تعلق کی وجہ سے ہی وارث ہوتے ہیں نہ کہ نبی سے جسمانی رشتہ کی وجہ سے۔ چنانچہ دیکھ لیجئے نوح علیہ السلام کا صلبی بیٹا صالح نہ ہونے کی وجہ سے نوح علیہ السلام کا وارث نہ ہو سکا اور حضرت داؤد علیہ السلام کا بیٹا سلیمان علیہ السلام صالح ہونے کی وجہ بموجب آیت وورث سلیمان داؤد۔ داؤد علیہ السلام کا وارث ہو گیا۔ پس روحانی کمالات میں ورثہ روحانیت کی بناء پر چلتا رہا ہے صلبی بیٹا بھی نبی کا وارث خدا تعالےٰ سے روحانی تعلق رکھنے کی وجہ سے ہوتا رہا ہے۔ نہ کہ نبی سے جسمانی رشتہ کی بناء پر۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد چونکہ آپ پر ایمان رکھتی ہے۔ اسلئے وہ آپ کے روحانی کمالات کی وارث ہے اور ان کا ایک بیٹا اسی وجہ سے ان کا جانشین اور خلیفہ ہے کہ وہ آپ سے روحانی رشتہ بھی رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی روحانی اولاد ہے اس لئے جس طرح حضرت ابوبکر حضرت عمر۔ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے روحانی رشتہ رکھنے کی وجہ سے آپکے وارث ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صلبی اولاد بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روحانی رشتہ رکھنے کی وجہ سے مسیح موعود کی وارث ہو سکتی ہے

اگر سائل کے معیار کو درست تسلیم کر لیا جائے۔ تو پھر تو مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کو مسیح موعود کا منکر ہونا چاہیئے تھا کیونکہ ایمان لانے سے تو روحانیت و علم میں آپ کی وارث ہو جاتی ہے۔ کیا سائل کے نزدیک مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی ہونے کی وجہ سے عالم دین ہونا ممکن نہیں۔ اگر نا ممکن ہوتا تو سائل لخت جگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں یہ سوالات کیوں پیش کرتا۔ پس جب سائل کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کا عالم دین ہونا ممکن ہے تو بموجب حدیث العلماء ورثۃ الانبیاء ان کا مسیح موعود علیہ السلام کا وارث ہونا بھی ممکن ٹھہرا۔

ماسوا اس کے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صلبی بیٹے کے لئے مسیح موعود ع کا وارث ہونے کی پیشگوئی فرمائی ہے چنانچہ حدیث یتزوج و یولد لہ کی تشریح میں جو مسیح موعود کے نکاح اور اولاد کے بارہ میں ہے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو بموجب حدیث نبوی حکم و عدل ہیں ارشاد فرماتے ہیں

نفی ھٰذا اشارۃ الی ان اللہ یعطیہ ولداً صالحاً یشابہ اباہ ولا یأباہ و یکون من عباد اللہ المکرمین۔ (آئینہ کمالات اسلام)

کہ اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ خدا تعالیٰ مسیح موعود کو اس نکاح سے جو حدیث میں مذکور ہے ایک لڑکا عطا کرے گا۔ جو صالح ہوگا۔ اور اپنے باپ کے مشابہ ہوگا اور اس کا منکر نہیں ہوگا۔ اور خدا تعالےٰ کے مکرم بندوں میں سے ہوگا پس جب ایک ایسے باکمال صلبی فرزند کی بشارت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلمات طیبات سے ثابت ہے تو ظاہر ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام کے صلبی بیٹے کے آپ کے وارث ہونے کی پیشگوئی خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے ثابت ہے۔ فاندفع الشک۔

سوال دوم۔ الہام الٰہی میں موعود غلام نور ہے اول و آخر کا مظہر ہے۔ اس کا آنا خدا کا آنا فرمایا گیا ہے نیز فرمایا گیا ہے جاءک النور وھو افضل منک اس پر سوال ہے کہ جب مفضول (مسیح موعود ناقل) مامور ہے۔ تو فضیلت مآب فرد (مصلح موعود ناقل) جس کا آنا خدا کا آنا فرمایا جا رہا ہے۔ کیسے غیر مامور ہو سکتا ہے؟

جواب: الہام میں جس فضیلت کا ذکر ہے وہ دراصل جزوی فضیلت ہے۔ اور یہ مسلم ہے کہ جزوی فضیلت ایک غیر نبی کو بھی نبی پر ہو سکتی ہے۔ پس غیر مامور اس اصل کے ماتحت مامور سے جزوی فضیلت رکھ سکتا ہے۔

سوال سوم:- قرآن کریم سے ایسی مثالیں پیش کی جائیں۔ جس سے ثابت ہو سکے کہ موعود بیٹا غیر مامور ہونے کا دعوے دار ہو۔

جواب: اگر ہر موعود کے لئے نبی یا مامور ہونا شرط ہوتا۔ تو امت محمدیہ کے لئے آیت استخلاف "وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصلحٰت یستخلفنھم" میں جو وعدہ خلافت ہے اس کے تمام مصداق جو اس امت میں گذرے ہیں۔ نبی یا مامور ہوتے حالانکہ خلفائے اربعہ قرن اول میں غیر نبی یعنی غیر مامور خلیفہ تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام بموجب حدیث نبوی مندرجہ صحیح مسلم "یھبط نبی اللہ" اس آیت کے ماتحت مامور خلیفہ ہیں۔ لہٰذا قرآن کریم سے ہمیں اور مثالیں تلاش کرنے کی ضرورت نہیں۔ نیز ایسا اس لئے بھی ضروری نہیں کہ انبیائے سابقین سب مستقل انبیاء تھے۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی وجہ سے اب مستقل نبوت کا دروازہ بند ہو گیا ہے اس لئے آپ کے خلفاء کے لئے مامور ہونا شرط نہیں۔ بلکہ آپ کے خلفاء مامور بھی ہو سکتے ہیں۔ اور غیر مامور بھی۔ حالانکہ وہ بموجب آیت استخلاف موعود بھی ہیں۔ خلیفۃ المسیح بھی بواسطہ مسیح موعود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی خلیفہ ہے۔ جیسے حضرت عمرؓ خلیفۃ خلیفۃ الرسول ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی خلیفہ ہیں۔ لہٰذا مسیح موعود کے خلیفہ کے لئے بھی ماموریت شرط نہیں۔ کیونکہ جب اصل یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کے لئے ماموریت کی شرط نہیں تو ظل کے خلیفہ کے لئے ماموریت کا شرط ہونا کیسے واجب ہو سکتا ہے جیسے اصل کے لئے غیر مامور خلیفہ کا امکان ہے۔ ویسے ہی ظل کے لئے بھی غیر مامور خلیفہ کا امکان ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بنی اسرائیل کے انبیاء کے متعلق فرماتے ہیں۔ کلما ھلک نبی خلفہ نبی کہ جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو اس کا خلیفہ بھی نبی ہوتا تھا۔ مگر اسلام میں یہ طریق ضروری قرار نہیں دیا گیا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے زمانہ کے کسی موعود غلام کی جو غیر مامور ہو مثال

(باقی)

انگریز مبلغ اسلام جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ کی قادیان میں تقریر

قبولِ اسلام کے حالات

ہمارے انگریز نومسلم بھائی جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ جو کئی سال سے مبلغ اسلام کے طور پر جزائر غرب الہند میں فریضۂ تبلیغ ادا کر رہے ہیں ۹ نومبر کو مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے قادیان تشریف لائے۔ جملہ درویشان قادیان نے احمدیہ چوک میں مسجد مبارک کے سامنے نہایت تپاک سے خیر مقدم کیا۔ باوجودیکہ رات سردی تھی چھوٹے چھوٹے بچے اور معمر حضرات بھی خلوص اور محبت کے باعث اپنے بھائی کے استقبال کے لئے پہنچ گئے۔ چند خاص دوستوں نے اپنے معزز مہمان کا ریلوے سٹیشن پر ہی استقبال کیا۔ اور انہیں ٹانگہ پر اپنے ہمراہ لائے جونہی آپ کا ٹانگہ مہمان خانے گیٹ سے آگے بڑھا۔ احباب نے نہایت پُرخلوص طریق پر آپ کو اھلاً و سھلاً و مرحبا کہا اور بعض بزرگان اور صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان و دیگر عہدیداران لوکل انجمن احمدیہ نے پھولوں کے ہار پہنائے۔ بعدہ دو رویا کھڑے جملہ درویشان نے معزز مہمان سے باری باری مصافحہ کیا۔

مؤرخہ ۱۲ نومبر کو بعد نماز عصر درویشان قادیان کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت عصرانہ کا اہتمام کیا گیا جس میں شہر کے متعدد و غیر مسلم معززین کو مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر ایڈریس کے جواب میں آپ نے جو تقریر فرمائی وہ درج ذیل کی جاتی ہے

احمدی برادران و احباب کرام!

دس سال کے بعد میں قادیان واپس آیا ہوں۔ میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ کی طرف سے مجھے خوش آمدید کہی جا رہی ہے۔

قبول احمدیت کی سرگذشت

میرے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو قبول کرنے کی سرگذشت یہ ہے کہ میں گذشتہ جنگ عظیم میں ہندوستان آیا۔ ایسا اتفاق ہوا کہ بہار رجمنٹ میں مجھے احمدیت کا پیغام ملا دو ہفتے کی رخصت ملی۔ مجھے کہیں اور نہیں جانا تھا اس لئے مجھے قادیان آنے کی تحریک کی گئی۔ اس وقت کے میرے حالات کے لحاظ سے برما فرنٹ سے اتنا طویل سفر طے کر کے قادیان آنا آسان کام نہ تھا اس لئے میں نے قادیان آنے کا ارادہ ترک کر دیا تحریک کرنے والے دوست میرا یہ فیصلہ سن کر کبیدہ خاطر ہوئے۔ اس پر میں نے پھر ارادہ کر لیا اور قادیان کے سفر کے لئے تیار ہو گیا اس دوست نے قادیان اطلاع دی۔ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کے مکان میں آیا۔ دو دن کے قیام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر مختلف احباب سے ملاقات کی اور احباب جماعت کے عمدہ اور پسندیدہ اخلاق سے اس قدر متاثر ہوا کہ دو دن کے بعد جاتے ہوئے میں نے جناب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کو کہا کہ میرے عقائد بھی آپ جیسے ہو گئے ہیں

قادیان کے ماحول کا نیک اثر

جب میں امرتسر پہنچا اور گاڑی میں ملٹری کے احباب کو دیکھا کہ ناپسندیدہ باتیں اور حرکات کرتے ہیں تو قادیان اور بیرون قادیان کی فضا کا نمایاں فرق محسوس ہونے لگا۔ اس سے پہلے میں شراب نوشی کرتا تھا۔ مگر قادیان سے واپسی پر میں نے شراب ترک کر دی۔ میرے پاس جو شراب کا سٹاک تھا میں نے پھینک دیا۔ ملٹری افسروں نے دیکھا تو تعجب کیا اور یہ بھی کہا کہ شراب کا سٹاک ضائع کیوں کیا یہ سٹاک ہمیں دے دیتے۔

بیعت

بہرحال قادیان کی زیارت کا مجھ پر گہرا اثر ہوا کہ میں نے قادیان سے خط و کتابت جاری رکھی جس میں مجھے میرے پیش آمدہ شبہات کا جواب ملتا رہا۔ اور رفتہ رفتہ چند دن گذرنے پر مزید تحقیق کے بعد یہ یقین ہو گیا کہ احمدیت ہی اللہ تعالیٰ کو پانے کا راستہ ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کا خط لکھ دیا۔ جو شرف قبولیت پا گیا۔

خدمت اسلام کیلئے وقف زندگی

جنگ کے اختتام کے بعد میں لنڈن بھیج دیا گیا اور ملٹری سے فارغ ہو گیا اس جگہ میں امام مسجد لنڈن جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس سے ملا اور بتایا کہ میں خدمت دین کیلئے زندگی وقف کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے میری درخواست سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں قادیان بھیج دی جسے حضور نے ازراہ نوازش منظور فرما لیا۔

مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کی خدمت

اس کے بعد مجھے خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کا موقعہ ملا دو تین سال لنڈن میں تقریریں کرنے اور اسلامی لٹریچر تقسیم کرنے۔ اخبارات میں مضامین لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ پھر گلاسگو (سکاٹ لینڈ) میں تبلیغ کا موقع ملا۔ جہاں چند سکاٹش افراد نے احمدیت قبول کی جب کسی عیسائی مشنری سے میرا مباحثہ ہوتا اس وقت سب سے زیادہ مجمع ہوتا۔ یہ مباحثہ اسلام اور عیسائیت پر ہوتا تو باری باری اپنے اپنے مذہب پر پہلے بیس بیس۔ دس دس۔ پھر پانچ پانچ منٹ تقاریر کرتے۔

اس کے بعد جزائر غرب الہند میں متعین کیا گیا۔ ان جزائر میں جزیرہ ٹرینی ڈاڈ میں میرا قیام تھا۔ وہاں دو لاکھ کے قریب ہندوستانی آباد ہیں جن میں اکثریت ہندوؤں کی ہے۔ میرے دوسرے ساتھی مسلمانوں میں تبلیغ کرتے۔ کیونکہ وہاں کے مسلمان بھی اسلام سے بہت دور جا پڑے ہیں اور میں عیسائیوں میں جو کہ افریقہ کے حبشی ہیں کام کرتا۔ ٹرینیڈاڈ کے قریب ایک اور جزیرہ میں کام کر تا رہا ہوں جس کی آبادی اسی ہزار ہے وہاں بھی نیگرو ہی ہیں۔ میں ہی پہلا شخص ہوں جس نے اس جزیرہ میں اسلام کا پیغام پہنچایا ہے۔ ان کو اسلام کا پیغام عجیب معلوم ہوتا ہے۔ خدا کے فضل سے ان میں سے بعض افراد حلقہ بگوش اسلام ہوئے ہیں۔ میرے نزدیک اسلام کی ترقی کے لئے یہ علاقہ بہت زرخیز ہے۔

اسلام زندہ اور خدانما مذہب ہے

اگرچہ اصولی طور پر میں تمام مذاہب کی صداقت کا قائل ہوں۔ لیکن اس زمانہ میں میرے نزدیک مذہب اسلام بہترین مذہب ہے اور یہی مذہب ہے جو حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ نے اس زمانہ میں ہم تک پہنچایا ہے جو انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کر دیتا ہے اور پھر اس سے ہم کلامی کا شرف بخشتا ہے۔ میرا ایمان ہے کہ حضرت مرزا صاحب خدا تعالیٰ کے سچے مرسل تھے۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر زمانہ مستقبل کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں کیں جو پوری ہو رہی ہیں۔ چنانچہ میرا اپنا وجود بھی آپؑ کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے جبکہ ستر سال قبل حضور نے بتایا کہ آپ کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا۔ اس وقت قادیان کی کسی کو خبر نہ تھی اور یہ ایک گمنام گاؤں تھا۔ اس وقت آپ نے خبر دی کہ اسلام کا پیغام آپ کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور لوگ اسے قبول کریں گے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی پیشگوئی ان ہزاروں افراد کے ایمان لانے اور حلقہ بگوش اسلام ہونے کے ذریعہ پوری ہوئی جو آپ کی آواز پر غیر ممالک سے کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور میں بھی انہیں پروانوں میں سے ایک پروانہ ہوں۔

جن دنوں میں ٹرینیڈاڈ میں فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہا تھا۔ ہندوستان کے ایک افسر اعلیٰ پہنچے اور میں نے ان کو اسلامی لٹریچر دیا۔ تو وہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے کہ یہاں ہندوستان سے دس ہزار میل کے فاصلہ پر قادیان مذہب کے ایک پیرو موجود ہیں۔

(بدر قادیان)

ربوہ میں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صفائی کی ضرورت

(از مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ربوہ)

پچھلے سے پچھلے سال الفضل میں جلسہ سالانہ کے قریب صفائی کے متعلق میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد میں فالج کی وجہ سے سخت بیمار ہو گیا۔ (گو میں اپنی موجودہ حالت کو خدا تعالےٰ کے محض فضل وکرم سے ایک نئی زندگی سمجھتا ہوں۔ لیکن ابھی تک پوری صحت نہیں ہوئی۔ قارئین کرام کی خدمت میں صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے) اسلئے میں اس وقت کوئی لمبا مضمون تو لکھ نہیں سکتا۔ بعض ضروری امور پر اکتفا کرتا ہوں۔

(۱) جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں جہاں ہمارے اوقات خدا تعالیٰ کی تسبیح وتحمید اخلاق فاضلہ اور اعمال صالحہ کے اظہار کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ وہاں ہمیں اسباب کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ ربوہ کی مقدس زمین کو ظاہری طور پر ہر طرح سے صاف رکھا جائے۔

(۲) کسی کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس کے ذمہ دار کارکنوں اور عوام میں اشتراک عمل نہایت ضروری چیز ہے۔

(۳) اس وقت دنیا وعظ ونصیحت سے زیادہ ہمارے عمل کو دیکھ رہی ہے۔ اس میں ذراسی کوتاہی ہماری کامیابی کو جس کے بغیر اسلامی ماحول اور امن قائم نہیں ہو سکتا۔ بہت پیچھے ڈال دے گی۔

(۴) بول وبراز کے لئے انہیں جگہوں کو استعمال کیا جائے۔ جو اس کام کے لئے مخصوص کی گئی ہوں۔ اگر محلوں سے کئی لوگ باہر نکل کر نزدیک ہی قضائے حاجت کے لئے بیٹھ جائیں تو اس طرح گند کے جمع ہونے اور مکھیوں کے پیدا ہونے کی وجہ سے بیماریوں کا جو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ لہذا نگرانی کی جائے کہ کوئی شخص بول وبراز کے لئے آبادی کے نزدیک کھلی جگہ استعمال نہ کرے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر صفائی کی ضرورت اور بھی زیادہ ہو جاتی ہے اس کے لئے چاہیئے کہ مہمانوں کی رہائش گاہوں اور محلوں سے کچھ فاصلہ پر کسی ماہر کی زیر نگرانی عارضی کھائیاں (Trenches) بنوا دی جائیں۔ جن کے کنارے اینٹوں سے پختہ کئے جائیں۔ اور ارد گرد پردہ کا انتظام ہو۔ وہاں بورڈ بھی لگائے جائیں۔ کہ بول وبراز کے لئے یہی جگہیں استعمال کی جائیں۔ اور رہنمائی اور نگرانی کے لئے ہر وقت نگران موجود رہیں۔ روزانہ شام کو کھائیوں میں فضلہ کے اوپر ایک ایک فٹ مٹی ڈال دی جائے۔ آخر میں کھائیوں کو اچھی طرح مٹی سے پُر کر کے ساتھ کی ہموار زمین سے ذرا اونچا رکھا جائے تا نشان دیسی رہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک سال تک فضلہ کھاد میں تبدیل ہو جائیگا اور یہی جگہ دوبارہ استعمال کی جا سکتی ہے۔

(۵) بازاروں گلیوں اور رہائش گاہوں میں تھوکا نہ جائے۔ اور نہ ہی وہاں کاغذ سنگترے اور گنے کے چھلکے وغیرہ پھینکے جائیں۔ بلکہ ان کے لئے ایسی جگہوں پر خالی ٹین رکھوا دیئے جائیں۔

گو انتظام بظاہر وقت طلب معلوم ہوتا ہے۔ لیکن ٹریننگ۔ اشتہارات اور اعلانوں سے اسے آسان کیا جا سکتا ہے۔ پھر اس میں عادت کا بھی سوال ہے۔ دوسری جگہوں میں یہ سب کچھ ہوتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہم اسے نہ کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کی استطاعات طلب کرتے ہوئے ضرورت صرف صحیح احساس اور

اشتراکی نظام ــــ اسلام کیلئے سب سے بڑا خطرہ

(۳) سوویت یونین کی کمیونسٹ پارٹی جو اس کی واحد سیاسی پارٹی ہے۔ اسلام کو بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکنے کی ہر امکانی کوشش کر رہی ہے۔

(۴) کمیونسٹ پارٹی اسلام کو بیخ وبن سے اکھاڑنے کی نہ صرف سوویٹ یونین بلکہ دنیا کے ہر ملک میں ہر امکانی کوشش کر رہی ہے۔

(۵) خدا، رسول صلعم، مقدس کتابیں وحی، روح، زندگی، موت، آخرت، ابدی زندگی، مذہب واخلاق کے تمام اصولی خاندانی روایات اور نجی املاک بالکل لغو چیزیں ہیں۔ جو لوٹنے کھسوٹنے والے طبقہ کے ذہن کی پیداوار ہیں مختلف نسلوں کے کروڑوں لوگ جو خدا اور اپنے مذہب کو مانتے ہیں۔ جاہل اور احمق ہیں مسرور اور مطمئن صرف سوویت عوام ہیں جن کے عقائد اتنے احمقانہ نہیں ہیں۔

(۶) اسلام اور تمام مذاہب کو ختم کرنا حکومت کے لئے ضروری ہے۔

یہ ان لوگوں کے لئے کتنا مسکت جواب ہے۔ جنہوں نے حال ہی میں سوویت یونین کا دورہ کر کے حالات کو دوسرے رنگ میں دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور اپنے غیر ذمہ دارانہ بیانات میں کہا ہے۔ کہ سوویت یونین میں مذہب زندہ ہے۔ اور روسی مسلمانوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ میں سوویت یونین کو ان لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ جن کی آؤ بھگت محض سیاسی اغراض کے تحت ہوئی ہے اور جو اپنے ملکوں میں روس کے مقاصد پورے کر رہے ہیں۔

مسلمان ہونے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح صرف اپنی زندگی گزار دیں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اپنے بچوں اور بچیوں ...... کی فکر کریں۔ ہم اگر اپنے مذہب کی بقا اور احیاء چاہتے ہیں۔ تو ہمیں اس کے لئے لڑنا پڑے گا۔ یہ لڑائی اشتراکیت کے خلاف ہو گی۔

سوویٹ یونین نے آج کل ایک نقاب اوڑھ رکھی ہے۔ اور وہ بعض ملکوں پر یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ ان کا دوست اور محافظ ہے۔ یہ محض ایک جھوٹ ہے۔ کسی کو اس کے فریب میں نہیں آنا چاہیئے ماسوویٹ روس موجودہ بین الاقوامی تنازعات کو توسیع دے کر ان سے خود فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ سوویت حکمرانوں کو اپنے عوام سے نہ تو محبت ہے۔ نہ انہیں ان کی کوئی پرواہ ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ وہ دوسروں سے محبت اور خیر خواہی نہیں کر سکتے۔ دنیا کے کروڑوں مصیبت زدہ عوام کو سوویت حکمران اپنے ملحدانہ تجربوں کے لئے سنگ بنیاد تصور کرتے ہیں۔ آج وہ ہماری دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ کل وہ ہمیں اپنا ہم نوا بنانے کی کوشش شروع کر دیں گے۔ وہ کہیں گے۔ کہ تمہارے خدا کا تو کوئی وجود نہیں ہے۔ تم تمہارے آباؤ اجداد اور تمہارے اہل وعیال جن چیزوں پر عقیدہ رکھتے تھے۔ یا رکھتے ہیں۔ وہ سب لغو ہیں۔ تم احمق ہو تم پسماندہ ہو تم معاشرے کے دشمن ہو۔ تم ترقی پسندی کے مخالف ہو۔ اگر ہم نے اشتراکی عزائم کے خلاف آج ہی جدوجہد شروع نہ کی تو قوی اندیشہ ہے۔ کہ کل ہم ان کے شکار ہو جائیں گے لیکن کل ان کے خلاف لڑنے کا وقت باقی نہیں ہوگا کیونکہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کہ سوویت حکمران کتنے ظالم اور وحشی ہیں۔ ہم نے ان کے خلاف بغاوت بھی کی تو وہ ہمیں اور ہمارے اہل وعیال کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیں گے۔ ہماری لاشیں اپنے ٹینکوں تلے روند کر رکھ دیں گے۔ جیسا کہ انہوں نے ... بوڈاپسٹ کی سڑکوں اور گلیوں میں کیا تھا۔ اور جو لوگ باقی بچ جائیں گے۔ انہیں دور کے صحراؤں میں جلاوطن کر دیا جائے گا۔ یا کوئلے کی سینکڑوں کانوں میں بھیج دیا جائیگا تاکہ وہ اشتراکی حکومت کے غلام بن کر باقی زندگی کام کرتے رہیں ہمیں یہ ضرور یاد رکھنا اور اشتراکیت کے خلاف لڑنا چاہیئے۔ خود ہمارے ملکوں میں کمیونسٹوں کے جو ہمدرد رہتے ہیں ان کے خلاف بھی جدوجہد کرنا چاہیئے۔ ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت ہاتھ سے نکل جائے اور ہم صرف نام کے مسلمان باقی رہ جائیں اس صورت میں خدا ہمیں معاف نہیں کریگا

(نوائے وقت)

درخواست دُعا۔ میرے والد شیخ مفضل احمد صاحب بٹالوی کو ایک ماہ کی بندش کے بعد آج سے پیشاب آنا شروع ہو گیا ہے۔ الحمد للہ بقیہ عوارض کے دور ہونے کے لئے بھی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(لطیف خالد)

ضروری اعلان

عبدالمجید خان صاحب سکنہ خوراجہ اپنے بیوی بچوں کو بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر تین چار ماہ سے لاپتہ ہیں۔ اگر کسی دوست کو اُن کا علم ہو یا وہ خود اس اعلان کو پڑھیں تو فوراً نظارت امور عامہ میں اطلاع کریں۔ (ناظر امور عامہ)

انصار اللہ - خدام الاحمدیہ - لجنہ اماء اللہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایمان و اخلاص افزا تقریر دلپذیر اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کی قربانیوں کا مطالبہ فرمایا ہے۔ اور نائب صدر مرکزیہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب انصار اللہ کے لئے یہ اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ ۲۹ نومبر جمعہ کے دن تمام مجالس احمدیہ میں تحریک جدید کے جلسے کئے جا دیں اور جلسے تک تحریک جدید کے دفتر اول و دوم کے وعدے حتی الوسع لے لئے جاویں۔ مگر وعدہ لینے میں ہر فرد کا گذشتہ سال سے اضافہ اور ساتھ بچوں کی شمولیت ہو۔ جن کے وعدے ان کی آمدکی نسبت بہت کم ہیں۔ خواہ وہ تاجر ہوں یا زمیندار خواہ ملازم ہوں یا پیشہ ور۔ وہ اپنی آمد کی نسبت سے شاندار اضافہ کریں کسی کا اضافہ دس فی صدی سے شاندار ہو جائیگا اور کسی کا بیس سے کسی کا تیس فی صدی ہے۔ کسی کا اس سے بھی زیادہ فی صدی ہے پس احباب وعدہ کرانے میں اس اصول کو یاد رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز ارشادات سے یہ اشارہ بھی پایا جاتا ہے۔ کہ اپریل میں جو مجلس شوریٰ ہونے والی ہے۔ اس وقت تک تحریک جدید کا اکثر چندہ جمع ہو جائے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مورو ضلع نوابشاہ میں احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد

جماعت احمدیہ مورو ضلع نوابشاہ سندھ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے مسجد احمدیہ کی بنیاد رکھی ہے۔ مندرجہ ذیل احباب نے گرانقدر مالی امداد فرمائی ہے۔ حاجی قمر الدین صاحب چانڈیہ سندھی -/۵۰۰ روپے ماسٹر محمد حسین صاحب بلوچ -/۵۰۰ روپے ملک جلال الدین صاحب کراچی والے -/۱۰۰ روپے چوہدری آفتاب احمد صاحب کاہلوں کمیشن ایجنٹ مورو نے -/۳۰۰ روپے باقی سب احباب جماعت نے بھی حسب استطاعت چندہ دیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کی تکمیل کی توفیق دے۔

(خاکسار عالم الدین ... بمقام مورو ضلع نوابشاہ سندھ)

بہاولپور کے احمدی طلباء

"وہ تمام طلباء و طالبات جو کہ ویسٹ پاکستان میڈیکل سکول بہاولپور۔ صادق ایجرٹن کالج بہاولپور۔ صادق کمرشل انسٹی ٹیوٹ بہاولپور میں زیر تعلیم ہیں۔ ان کے والدین یا عزیزان سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اولین فرصت میں ان کے مکمل ایڈریس (کلاس رول نمبر۔ نام) سے درج ذیل پتہ پر اطلاع فرمائیں۔ تاکہ ان کو باقاعدہ طور پر ہر مجلس خدام الاحمدیہ یا لجنہ اماء اللہ کے ممبران بناکر تنظیم میں شامل کیا جا سکے"

(سید محمد محسن ہاشمی معرفت مولوی عبد الحمید صاحب ہسپتال روڈ بیرون ڈیرہ اڈی گیٹ بہاولپور)

دعائے مغفرت

مکرم مستری محمد دین صاحب موصی دار الرحمت غربی ربوہ مورخہ ۵۷/۱۱/۱۹ بروز ہفتہ بوقت ۷ بجے شب ربوہ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون آپ ٹھیکیدار علم الدین صاحب ربوہ کے بھائی تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مستری صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے

(مجلس خدام الاحمدیہ دار الرحمت غربی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

اس زمانہ میں حقیقی اسلام یعنی احمدیت کے قائم کرنے اور مومنوں کے ایمان کو تازہ کرنے کے لئے جلسہ سالانہ سے زیادہ مفید اور پر اثر اور کوئی طریق کار نہیں۔ اس مبارک موقعہ پر ہزاروں ہزار لوگ اپنے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیارت حاصل کرتے ہیں۔ اور حضور کے زندگی بخش کلمات سنتے ہیں۔ اور مرکز کی دوسری برکات سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے اخراجات کے لئے اور اس موقعہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کے لئے جو درحقیقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی مہمان ہیں۔ چندہ جلسہ سالانہ وصول کیا جاتا ہے۔ جس کی سالانہ شرح ہر احمدی کی ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہے۔

اگرچہ گذشتہ سالوں کی نسبت سال رواں میں اس مد کی آمد میں اس وقت تک نمایاں بیشی ہوئی ہے۔ لیکن ابھی وصول شدہ رقم متوقع اخراجات سے بہت کم ہے۔ حالانکہ جلسہ سالانہ سر پر آگیا ہے۔ لہذا میں تمام احباب اور عہدہ داروں سے گذارش کرتا ہوں۔ کہ اب مزید التواء کی گنجائش نہیں۔ براہ مہربانی فوری طور پر یہ چندہ جمع کر کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کر دیا جائے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال ربوہ

درخواستہائے دعا

۱۔ میری پھوپھی صاحبہ دو ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار سید فضل الرحمٰن گیہڑ)

۲۔ گذشتہ سیلاب دریائے چناب میں میرا مکان واقعہ ڈھوڈرانجھا۔ اچانک بند ٹوٹ جانے کی وجہ سے منہدم ہو گیا تھا۔ مکان کے تعمیر کرنے میں دقتیں درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ مولیٰ کریم خاص فضل فرمائے۔ اور میری اہلیہ صاحبہ کو بھی صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (خاکسار بشیر الدین احمد سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈھوڈرانجھا ضلع سرگودہا)

۳۔ بی۔ ایس۔ سی (آنرز) فائنل کا امتحان ۲۳ دسمبر ۱۹۵۷ء سے شروع ہو رہا ہے جس میں ہم چار احمدی طلباء شریک ہو رہے ہیں۔ احباب اور خاص کر درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ وہ ہماری اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔

(خاکسار مسعود واحد۔ فائنل بی۔ ایس سی۔ آنرز لاہور)

۵۔ محمد حنیف صاحب قمر بیمار و کمزور بہت ہیں۔ اور میری بہو (زوجہ عبد الستار) عرصہ بارہ یوم سے بخار و کھانسی میں مبتلا ہے۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرما دیں۔

(محمد علی خان آف ڈیرہ غازیخان)

124

پنجسالہ منصوبے پر عمل درآمد سے قومی دولت میں نمایاں اضافہ ہوگا

منصوبہ بندی بورڈ کے نائب سربراہ کی نشری تقریر

ملک کی صنعتی ترقی کی رفتار اور امکانات کا جائزہ

کراچی ۲۴ دسمبر: منصوبہ بندی بورڈ کے شعبہ صنعت کے نائب سربراہ مسٹر ایس معیز الدین نے ریڈیو پاکستان کراچی سے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پنجسالہ منصوبے کا مقصد یہ ہے کہ ملک کے وسائل کو جس قدر تیزی سے ممکن ہو ترقی دی جائے۔ تاکہ ملک کا معیار زندگی کافی بلند کیا جا سکے۔ عوام کی بہبود کو فروغ دیا جا سکے۔ ان کے لیے مساوی مواقع نیز معاشی عدل کے سامان بہم پہنچائے جا سکیں۔ اور آمدنی و جائداد کی تقسیم زیادہ وسیع اور منصفانہ ہو سکے

ملک کی صنعتی ترقی کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر معیز الدین نے کہا کہ اس نے گزشتہ چند سال میں بڑی تیزی سے ترقی کی ہے۔ اور صرف دس سال میں ہماری قومی معیشت زرعی سے نیم صنعتی بن گئی ہے۔ آپ نے کہا کہ پنجسالہ منصوبے کا مقصد یہ ہے۔ کہ موجودہ صنعتی وسائل کو بروئے کار لا کر اور اولین اہمیت کے حامل منصوبوں پر عمل درآمد کر کے اس میدان میں مزید ترقی کی جائے۔ ہم نے جن منصوبوں کو اولین ترجیح دی ہے۔ ان کی تکمیل کے بعد یہ توقع ہے۔ کہ ہماری قومی آمدنی میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ ہم مزید زر مبادلہ کمانے یا پس انداز کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور سرمایہ کاری کی نسبت روزگار کے زیادہ مواقع فراہم کر سکیں گے

صنعتی ترقیاتی کارپوریشن

مسٹر معیز الدین نے کہا کہ صنعتی ترقی کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے صنعتی ترقیاتی کارپوریشن قائم کی تھی۔ تاکہ وہ صنعتوں کو قرضے کی سہولتیں مہیا کر سکے۔ اور ایسی صنعتیں قائم کر سکے۔ جن میں سرمایہ لگانے میں نجی صنعت کار تامل کرتے ہیں۔ اور جن کے لئے کثیر سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے کارپوریشن کا مقصد یہ ہے کہ ایسی صنعتیں قائم کر دینے اور انہیں خوش اسلوبی سے چلا دینے کے بعد کارخانے نجی صنعت کاروں کے سپرد کر دیئے جائیں۔

پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن ۱۹۴۹ء میں قائم کی گئی تھی۔ اور وہ ۱۹۵۶ء کے آخر تک مختلف صنعتوں کو نو کروڑ ۶۲ لاکھ روپے قرض دے چکی ہے۔ جہاں تک خود اس کارپوریشن کے قائم کردہ کارخانوں کا تعلق ہے۔ اس نے اس وقت تک متعدد اہم مصنوعات مثلاً پٹ سن کاغذ، سیمنٹ، شکر، کپڑے بھاری کیمیاوی اشیاء کیمیاوی کھاد کارڈ بورڈ کے اور جہاز سازی کے متعدد کارخانے قائم کر دیئے ہیں۔ جن پر پچاس کروڑ روپے سرمایہ لگا ہے۔ اور پچاس ہزار افراد کو براہ راست روزگار مل گیا ہے۔ مسٹر معیز الدین نے بتایا کہ منصوبے پر عملدرآمد کے دوران میں مزید ایسی صنعتیں قائم کی جائیں گی۔ جن پر ایک ارب ساٹھ کروڑ کے قریب سرمایہ لگایا جائے گا۔

نجی صنعتیں

نجی صنعتوں کا ذکر کرتے ہوئے بورڈ کے نائب سربراہ نے کہا کہ ۱۹۵۵ء کے وسط تک ۶۶ مختلف صنعتوں کی تین ہزار سے زائد فیکٹریاں قائم کر دی گئی تھیں۔ جن پر دو ارب تیس کروڑ سرمایہ لگایا گیا تھا۔ پنجسالہ منصوبے کے تحت چھوٹی اور بڑی صنعتوں میں مزید ایک ارب ۷۲ کروڑ سرمایہ لگانے کی گنجائش رکھی گئی ہے

سوتی کپڑے کی صنعت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر معیز الدین نے کہا کہ ۱۹۴۸ء میں پاکستان میں صرف سترہ یونٹ تھے۔ جن میں ایک لاکھ ۷۷ ہزار تکلے اور چار ہزار آٹھ سو برقی کھڈیاں نصب تھیں۔

۱۹۵۶ء کے آخر تک سوتی کپڑے کے یونٹوں کی تعداد ایک سو چار تک پہنچ گئی ہے جن میں ساڑھے اٹھارہ لاکھ تکلے اور ۲۷ ہزار برقی کھڈیاں نصب ہیں۔ ان کارخانوں کا سرمایہ اب ۵۲ کروڑ روپے ہو گیا ہے۔ پنجسالہ منصوبے میں ۸ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے کے نئے تکلے اور برقی کھڈیاں نصب کرنے اور ساڑھے چار کروڑ روپے کارخانوں کی تجدید وغیرہ پر لگانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ ان کارخانوں کے قیام کے بعد نہ صرف کپڑے کی ملکی ضروریات پوری ہو گئی ہیں اور بہت سا زر مبادلہ پس انداز کیا گیا ہے۔ بلکہ ۱۹۵۷ء کے پہلے نصف میں ستر لاکھ گز کپڑا اور تقریباً دو کروڑ اسی لاکھ پونڈ سوتی دھاگا برآمد بھی کیا گیا ہے۔

پٹ سن کے کارخانے

پٹ سن کے کارخانوں کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر معیز الدین نے کہا کہ آزادی کے وقت ملک میں پٹ سن کی مصنوعات کا ایک بھی کارخانہ نہیں تھا۔ لیکن آج مشرقی پاکستان میں ستر کارخانے قائم ہو چکے ہیں۔ جن پر بائیس کروڑ سے زیادہ سرمایہ لگایا گیا ہے ۱۹۵۶ء میں ان ملوں نے ایک لاکھ ۴۳ ہزار ٹن سامان تیار کیا۔ جس میں سے ۷۵ ہزار ٹن سامان برآمد کیا گیا اور نو کروڑ ۳۵ لاکھ روپے کے مساوی زرمبادلہ حاصل کیا گیا۔ پنجسالہ منصوبہ کے تحت ۱۹۶۰ء تک ۱۲ ہزار کھڈیاں نصب ہو چکی ہوں گی۔ اس مقصد کے لئے ایک کروڑ بیس لاکھ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے

شکر سازی کی صنعت

شکر سازی کی صنعت کا ذکر کرتے ہوئے منصوبہ بندی بورڈ کے نائب سربراہ نے کہا کہ آزادی کے وقت ملک میں صرف آٹھ شوگر فیکٹریاں تھیں۔ دو ملوں میں توسیع کے علاوہ ملک میں چار نئی ملیں بھی قائم کر دی گئی ہیں۔ جس کی سالانہ پیداوار ایک لاکھ تیس ہزار ٹن تک پہنچ گئی ہے۔ منصوبے میں اس صنعت پر ۲۸ کروڑ روپے سرمایہ لگانے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ جس کے بعد سالانہ پیداوار میں ایک لاکھ ستر ہزار ٹن کا اضافہ ہو سکے گا۔

مسٹر معیز الدین نے مزید کہا اس وقت مشرقی پاکستان میں ایک اور مغربی پاکستان میں دو کاغذ سازی کے کارخانے ہیں۔ جن میں ہر سال تیس ہزار ٹن کاغذ اور پندرہ ہزار ٹن ہارڈ بورڈ اور گتہ تیار ہوتا ہے۔ منصوبے میں یہ تجویز رکھی گئی ہے۔ کہ اس صنعت پر مزید چھ کروڑ روپے لگائے جائیں۔ اور پاکستان کے دونوں صوبوں میں کارڈ بورڈ کا ایک ایک کارخانہ قائم کیا جائے۔ اس کے علاوہ کھلنا میں ساڑھے گیارہ کروڑ روپے کے خرچ سے کاغذ سازی کا ایک اور کارخانہ قائم کیا جا رہا ہے۔ جس میں ہر سال پچیس ہزار ٹن نیوز پرنٹ اور بارہ ہزار ٹن مکینیکل پرنٹنگ کاغذ تیار ہوگا۔ توقع ہے کہ دسمبر ۱۹۵۹ء کے آخر تک یہ کارخانہ کام شروع کر دے گا

سیمنٹ کے کارخانے

مسٹر معیز الدین نے بتایا کہ ملک میں اس وقت سیمنٹ سازی کے سات کارخانے ہیں۔ منصوبے کے تحت تین کروڑ ۳۳ لاکھ روپے خرچ کر کے یا تو دو نئے کارخانے قائم کئے جائیں گے یا دو جدید ترین کارخانوں میں توسیع کی جائے گی۔ منصوبے کی میعاد ختم ہونے پر ملک میں ہر سال مجموعی طور پر تین لاکھ ٹن تیار ہونے لگے گا۔

کیمیاوی کھاد تیار کرنے کی دو موجودہ فیکٹریوں کے علاوہ ملک کے دونوں صوبوں میں ۳۳ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کے خرچ سے دو نئی فیکٹریاں قائم کی جائیں گی جو قدرتی گیس سے چلائی جائیں گی

مسٹر معیز الدین نے کہا کہ جہاز سازی کے کارخانوں کے زمرے میں بار بردار جہاز سازی کے یارڈ، خشک گودیاں اور جہازوں کی مرمت کے یارڈ شامل ہیں۔ منصوبے کے تحت اس صنعت پر دس کروڑ ۹۵ لاکھ روپے مزید لگائے جائیں گے۔

گھریلو صنعتیں

گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کا ذکر کرتے ہوئے بورڈ کے شعبہ صنعت کے نائب سربراہ نے کہا کہ متعدد دشواریوں اور سہولتوں کی کمی کے باوجود ان صنعتوں نے گزشتہ دس سال میں کافی ترقی کی ہے۔ آپ نے کہا کہ پنجسالہ منصوبے میں گھریلو اور چھوٹی صنعتوں کے میدان میں سرکاری کارخانوں کے لیے آٹھ کروڑ ۸۲ لاکھ روپے سرمایہ کاری کی گنجائش رکھی گئی ہے

مسٹر معیز الدین نے کہا کہ پورے منصوبے پر عملدرآمد کے لئے تین ارب سرمائے کی ضرورت ہوگی۔ جس میں سے ایک ارب ہوگی چالیس کروڑ سرکاری منصوبوں پر اور ایک ارب ۲۰ کروڑ بڑی صنعتوں پر لگائے جائیں گے۔ سرمایہ کاری کے ان پروگراموں کے تحت بڑی صنعتوں میں ۳۰ لاکھ سے زیادہ اور چھوٹی نیز گھریلو صنعتوں میں اس سے بھی زائد افراد کو براہ راست روزگار مہیا کیا جائے گا۔

مغربی پاکستان میں بجلی مہیا کرنے کے اقدامات

لاہور ۲۴ دسمبر: مغربی پاکستان میں عوام کو بجلی مہیا کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ صوبائی محکمہ برقیات نے گزشتہ جولائی اور اگست میں شیر گڑھ (منٹگمری)، کوٹ لکھپت (لاہور)، جلیانوالہ (گجرات)، پتوکی اور چیچہ وطنی کے شہروں میں بجلی مہیا کی۔ اس کے علاوہ صوبہ کے متعدد کارخانوں کو بھی بجلی سپلائی کی گئی۔ محکمہ برقیات عوام کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مزید سب سٹیشن تعمیر کر رہا ہے اور جلد ہی صوبہ کے مزید شہروں میں صنعتی اور گھریلو استعمال کے لئے بجلی دستیاب ہو سکے گی۔

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ ۱۹۵۷ء

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۵۷ء بروز جمعرات

۹-۱۵ تا ۹-۴۵ تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۴۵ تا ۱۰-۱۵ افتتاحی تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰ ذکر حبیب ۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب (از جلسہ گاہ مردانہ)

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۳۰ ۔ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ۔ مبارکہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب

۱۱-۳۰ تا ۱۱-۴۵ ۔ نظم

۱۱-۴۵ تا ۱۲-۰۰ ۔ بچے اور ڈسپلن (مضمون) فرخندہ بیگم صاحبہ پرنسپل جامعہ نصرت کالج ربوہ

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

۱-۴۵ تا ۲-۰۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۲-۰۰ تا ۲-۱۵ ۔ چندے کی اہمیت ۔ سیدہ نسیم شفیع صاحبہ دہلوی ایم۔ اے

۲-۱۵ تا ۲-۴۵ ۔ خواتین کے فرائض قرآن کریم اور حدیث کی روشنی میں ۔ امۃ المجید صاحبہ ایم۔ اے

۲-۴۵ تا ۳-۰۰ وقفہ برائے نظم و اعلانات

۳-۰۰ تا ۳-۱۵ اسلام اور احمدیت کی ترقی خلافت سے وابستہ ہے } مبارکہ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد عبد اللہ خانصاحب

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز جمعۃ المبارک

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۳۰ تا ۱۰-۱۰ تقریر | سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ۔ ربوہ

۱۰-۱۰ تا ۱۰-۱۵ وقفہ برائے نظم

۱۰-۱۵ تا ۱۱-۰۰ اشاعت اسلام مشرق و مغرب میں اور جماعت احمدیہ کی ذمہ داری } تقریر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر (از جلسہ گاہ مردانہ)

۱۱-۰۰ تا ۱۱-۲۵ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ } نصیرہ نزہت صاحبہ ۔ اہلیہ حافظ بشیر الدین صاحب مبلغ مشرقی افریقہ

۱۱-۲۵ تا ۱۱-۴۵ برکات احمدیت سعیدہ قاضی صاحبہ

دوسرا اجلاس سارے کا سارا مردانہ جلسہ گاہ سے سنایا جائیگا

تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء بروز ہفتہ

۹-۱۵ تا ۹-۳۰ تلاوت قرآن کریم و نظم

۹-۳۰ تا ۱۰-۵ احمدی عورت کی تعلیم کا مقصد اعلیٰ } سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ

۱۰-۵ تا ۱۰-۱۰ نظم

۱۰-۱۰ تا ۱۰-۱۵ حضرت مسیح موعود و غلبہ اسلام کی بعثت ۔ حکمت صاحبہ آف سیالکوٹ

دوسرا اجلاس

تقریر:۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نوٹ:۔ پروگرام میں تبدیلی صرف حضرات [illegible] ہو سکتی ہے

ایک صاحب کے سوالوں کے جوابات

(بقیہ صفحہ ۳)

تلاش کرنا درست نہیں اور خصوصاً جب کہ ان کے نبی ہونے کی پیشگوئی بھی ساتھ ہی موجود ہے۔ اگر مامور سے سائل کی مراد غیر نبی مامور ہو تو ان معنوں میں خلفائے امت محمدیہ و مجددین سب کے سب مامور ہیں اور ان معنوں میں خلیفۃ المسیح الثانی بھی مامور ہیں۔ کیونکہ یہ سب بزرگوار اولی الامر ہیں جن کی اطاعت حسب آیت اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم واجب ہے۔ پس خلفائے امت اطاعت کیا جانے کے لئے مامور ہیں اور امت ان کی اطاعت کرنے کے لئے مامور ہے۔ پس خلفائے امت صاحب الامر ہونے کے لحاظ سے مامور ہیں۔ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے مامور ہونے کی نفی ان معنوں میں کی ہے کہ آپ نبوت کے مدعی نہیں ؛ (باقی)

ولادت

چوہدری منصور احمد صاحب کو اللہ تعالےٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری محمد حسین صاحب کا پوتا اور چوہدری وزیر محمد صاحب کا نواسہ ہے۔ لڑکے کا نام مسرور احمد حضرت امیر المومنین نے تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام بچے کی درازی عمر، نیک و خادم دین ہونے کیلئے دعا فرمائیں

شکریۂ احباب

میں خداوند کریم کے بے حد احسانوں کی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اور ان تمام بھائی بہنوں کی دعاؤں کی بہت ممنون ہوں۔ جنہوں نے میرے محترم و بزرگ والد حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کی شفایابی کے لئے دعا فرمائی۔ جزاکم اللہ واحسن الجزاء۔

محترم والد صاحب کی صحت اب خدا کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ گو پہلے کی سی بات نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم بزرگ والدین کے تمام فکر اور پریشانیوں کو دور فرما کر ان پر اپنا بے شمار فضل کرے۔ اور ان کی اولاد کو ان کے پاک نقش قدم پر چلنے اور ان کی خوشنودی حاصل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(زینب حسن) ۔ ٹ منٹو روڈ ۔ ڈھاکہ

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴